

جزء الف: مناظرہ - توجہ الممتحنین فی السبۃ بین الشیخین اظہاراً للعروب  
علم مناظرہ - علم يعرف به ليفة ادب اثبات المطلوب او نفي دليله مع النظم  
اليساعلم جس کے ذریعہ مطلوب کو ثابت کرنے یا مطلوب ہی نفي کرنے یا مخالف دلیل کی نفي کرنے کا طریقہ معلوم ہو  
موضوع: الادلة من حيث انها تثبت المدعى على الغير  
وہ دلائل جو اس حیثیت سے ہوں کہ ان سے دوسرے کے خلاف اپنے مدعی کو ثابت کیا جائے  
غرض: صيانة الذين على الخطا في الوصول الى المطلوب  
مطلوب تک پہنچنے میں خیرین کو غلطی سے بچانا  
وجہ تسمیہ:

مناظرہ مشتق ہے لغز سے لیکن معنی یہ مقابل ہونا۔ اس صورت میں مناظرہ کا معنی یہ  
گاہ پر مناظرہ کا ایسا دوسرے کے مقابل ہونا۔ لیکن یہ معنی اور اس دوسرے کو دیکھنے والا معنی قریب  
قریب ہے۔  
جزء ب:

دعویٰ کے مختلف حیثیت سے بیان کردہ اسماء:

درج ذیل اسماء استعمال ہوتے ہیں

- 1 مسئلہ: کیونکہ اس دعویٰ یا اسکی دلیل پر سوال وارد ہوتا ہے
- 2 مبحث: اس لیے کہ اس پر بحث کی جاتی ہے
- 3 نتیجہ: چونکہ دلیل سے مستفاد نتیجہ ہوتا ہے
- یا قاعہ قانون: بعض اوقات یہ ایسا قلم ہوتا ہے۔

جزء ج:

تعریف حقیقی: ما يقصد به تحصيل صورة غير حاصلة  
جس سے کسی شے کی صورت غیر حاصلہ کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا جائے  
مثال: کسی کو شیر کا علم نہ ہو اس کے لیے شیر کی تعریف کرنا حیوان مفترس



اقسام : اسکی دو قسمیں ہیں

1 تعریف بحسب الحقیقۃ : 2 تعریف بحسب الاسم

تعریف بحسب الحقیقۃ : فان علم وجودها فی الخارج  
جس چیز کی تعریف کی گئی وہ خارج میں موجود ہو

مثال : شیر کی تعریف حیوان مفترس

تعریف بحسب الاسم : فان لم یعلم وجودها فی الخارج بحسب الاسم  
جس کا وجود خارج میں موجود نہ ہو

تعریف لفظی :

صورتہ حاصلہ کو دوسری چیزوں سے ممتاز کرنا

جیسے الخفنفرا الاسد، دونوں لفظوں کا معنی شیر ہے۔ خفنفرا کا معنی اور اس سے زیادہ مضبوط

سوال ہے :

جزء الف :

معارفہ اور اسکی اقسام :

معارفہ : رقاصۃ الدلیل علی خلاف ما اقام الدلیل علیہ الخضم  
خضم : جو دلیل قائم کی ہے اس دلیل کے خلاف دلیل قائم کرنا

اقسام : اس کی تین قسمیں ہیں

1 معارفہ بالقلب 2 معارفہ بالمثل 3 معارفہ بالقر

معارفہ بالقلب : فان اتحد فی الصورة والمادة فهو معارفۃ بالقلب

اگر فریقین کی دلیلیں مادہ اور صورت دونوں میں متحد ہوں تو یہ معارفہ بالقلب ہے

مثال : اضافہ جوتہ الی سرکے صبح کے قائل ہیں اور استدلال کرتے ہیں "صبح الرأس رأس من ارکان الوضوء"

وكل ركن لا يلتقي فيه اقل صا لخلق عليه اسمہ نتیجہ : فلا یلتقی فی المسح اقل صا لخلق علیہ اسمہ

نتیجہ : اس کا یہ جواب کہ صبح کرنا بھی جائز ہے اس لیے انہوں نے اضافہ معارفہ بالقلب کیا کہ

"المسح رأس من ارکان الوضوء كل ركن لا یقدر بالمسح نتیجہ : ولا یقدر صبح الرأس بالمسح

اضافہ وشرافہ کے ادلہ مادہ صورتہ متحد ہیں لہذا یہ معارفہ بالقلب ہے



معارضہ بالمثل : فان اختلف في الصورة واتحد في المادة فهو معارضة بالمثل

اگر فریقین کی دلیلیں سادہ میں مختلف ہوں اور صورت میں متحد ہوں تو یہ معارضہ بالمثل ہے

مثال : مثلاً عالم کا صورت ہونے پر دلیل پیش کرتے ہیں "عالم محتاج الی المثر و فعل ما هو

محتاج الی المثر فهو حادث نتیجہ : فالعالم حادث

لنفسکائی : معارضہ کرتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں "عالم مستغن عن المثر و قل ما هو مستغن عن المثر

فہو قدیم نتیجہ : فالعالم قدیم اور شکل اول کی ضرب اول پر ہیں

اس میں دلیلیں سادہ میں متحد نہیں ہیں لیکن صورت میں متحد ہیں کہ دونوں قیاس اقترالی ہیں

معارضہ بالفرق : فان اختلفا في الصورة والمادة فهو معارضة بالفرق

اگر فریقین کی دلیلیں سادہ اور صورت دونوں میں مختلف ہوں

مثال : ایک فریق دلیل دے۔ "العالم محتاج الی المثر و قل ما هو محتاج الی المثر فهو حادث فالعالم حادث

دوسرا فریق دلیل دے کہ "فان العالم حادثاً لما كان مستغنياً لكنه مستغن فلیں بحادث

یہ نہ سرورہ متحد ہیں اور نہ ہی سادہ۔ کیونکہ پہلی دلیل قیاس اقترالی ہے اور دوسری قیاس استثنائی

جزء : ب

معارضہ : توجه المتقاضین فی النسبة بین الشیئین (ظہاراً للصوراب

دریم مقابل تنقیض کا جو چیزوں کے درمیان نسبت میں کوئی کرنا (ظہاراً للصوراب کا ہے

مجادلہ : ہی المنازعۃ لا لاظهار الصوراب بل لا لزوم الخف

وہ جو گدا جس کا مقصد حق بات کو ایسا کرنا ہے بلکہ فی الف فریق کو الزام دینا ہے تاکہ

مقابلہ :

ایسا جو کہ اجود اظہار حق کا ہے یہ بتا ہے اور نہ ہی الزام دینے کے لیے

اگر درمیان نسبت عدم وقوع مخلوق کے ہے اجن بعض صورتوں میں ایسا دوسرے کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے اور بعض میں نہیں

سوال 3

جزء : الف : دلیل : المركب من قضيتين للتأوی الی جہرہ نوری

دو قضیوں کا مرکب ہو گا وہ جہرہ نوری سے بنتا ہے

مشہور تخریف : صایلز من العلم بن العلم بنشی آخر

جبکہ علم سے دوسری میں کا علم لازم آتا



اعتراض:

دلیل کی یہ تعریف اس دلیل پر سچی نہیں آتی جو دوسے زائر قفیوں سے مرکب ہے

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ جو دلیل دوسے زائر قفیوں سے مرکب ہے وہ حقیقت میں وہ دلیل نہیں بلکہ وہ دو دلیلیں ہیں یا دوسے زائر اول ہیں۔

جز: ب:

دلیل کمی: جس میں علت سے محلول پر استدلال کیا جائے

مثال: هذا متحقق الاطلاء وكل متحقق الاطلاء فهو محمول نتیجہ آیا هذا محمول

دلیل زنی: جس میں محلول سے علت پر استدلال کیا جائے۔

مثال: هذا محمول وكل محمول متحقق الاطلاء نتیجہ آیا هذا متحقق الاطلاء

جز: ج:

تعلیل: تبیین عللہ الشیء: کسی شے کی علت بیان کرنا۔

توقیف: سوق الہدیل علی وجہ الیستلزام المحلویہ: دلیل کو ایسے انداز میں چلانا جو محلول کو مستلزم پر

مستند: ما ینکر لتقویۃ المنع: جو منع کو یکھا کرنے کے لیے ذکر کی جائے۔

سئل: عن نقیب نفسه لنفسه:

مردی نے جب حکم کو ثابت کیا دلیل کا بغیر اس کی نفی کرنا۔

منہر صاوی

صبا دی:

دعویٰ کی تعیین کو صبا دی کہے ہیں۔

مقاطع: ہی المقدمات التي یفتی الجہت الیہا من الفروضیات والظہات المسلمة عند الختم

وہ مقدمات ضروریہ اور ظہریہ ہیں پر بحث ختم کی جائے اور وہ مقدمات عند الختم مسلم ہیں

اوساط: ہی الہدایات الی الجہات المقاطع

وساطت کی صبا دی اور مقاطع کا درمیان میں ہے







## سورہ ۲

جز: الفاء

ترجمہ عبارت:

جانبداری کی طرف سے دو چیزوں کا درمیان پائی جانے والی نسبت  
میں شورو فلزنا درست بات کو ظاہر کرنے کا ہے۔

جز: ب:

یہ توہین جس علم کی ہے۔ وہ علم منہاڑہ ہے۔

عبرول کی وجہ:

جو نہ اسے توفیق دے اور اعتراف اور ہمت کے اثر سے ان کے ربانیت دے دے جس  
لیکن نقص کے درود اعتراف کاغی ہو تاکہ اس کے صفی نے عبرول کیا۔

## سورہ ۳

جز: الفاء

ترجمہ عبارت:

اور دلیل وہ ہے جو دو حقیقتوں سے مرکب ہو چھوٹ لکڑی سے اپنی

کا ہے۔

دلیل کی مشہور توفیق:

ما یلزم من العلم بالعلم لشیء آخر

جس کے علم سے دوسری شے کا علم لازم آئے۔

دلیل کی توفیق مشہورہ پر مبنی والے اعتراف صحیح جواب:

اعتراف: جب ضروریات کی نسبت اندہ کمالات پینڈہ کی طرف کی جائے تو دلیل کی

توفیق میں داخل ہو جاتے ہیں۔

جواب مشہور توفیق میں لفظ علم سے مراد توفیق کی جائے جس کی تفسیر توفیق سے دوسری شے

کی تفسیر لازم آئے جبکہ ضروریات توفیق سے مراد ہے اس پر دلیل کی توفیق پسلی پس آئے

اعتراف: یہ توفیق دلیل فاسدہ ہے پسلی پس آئے کیونکہ دلیل فاسدہ چھوٹ لکڑی سے پسلی پس آئے۔

جواب: للتأدی میں لازم غرض کے لیے ہے یعنی دلیل وہ ہے جو دو حقیقتوں سے مرکب ہو چھوٹ لکڑی سے

تفہیم پانچائے کمی غرض سے آگے عام ہے کہ وہ غرض حاصل ہو یا نہ ہو۔



اختراضا: دلیل کی یہ توفی اس دلیل پہ بھی ایسا آں جو دو قفیوں سے زائر سے مرکب ہو۔  
جواب: جو دلیل دو سے زائر قفیوں سے مرکب ہو حقیقت میں وہ دلیل ایسا بلکہ دو دلیلین  
یا دو سے زائر اولہ میں۔

جز: ب۔

اصول پر بیان کردہ دلیل کی طرف  
سایمکن التوصل بصیح التفر فی احوالہ الی مطلوب خبری  
ایسا چیز کے احوال میں صحیح نظر کے ذریعے مطلوب خبری تک پہنچنا  
جز: د۔

قضیتین کی قیود کا فائدہ:

یہ قیود لگا کر اس عبارت کی طرف اشارہ کیا کہ دلیل  
حقیقت میں صحیح منہ ہیں کے مطابق دو قفیوں سے مرکب ہوگی دو سے زیادہ سے نہیں۔



پیرچہ منظرہ رشیدیہ سالانہ ۱۵/۱۶ء  
مسوالب

جز ۱۱

منظرہ کاغزی مضمون:

دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

اعدوللہ مضمون: توجہ المقتضیٰ عین فی النسبة بین الشیخین الجار واللہو اب  
دو صورتوں کا دو چیزوں کے درمیان (پارہائے دلائل) نسبت کے بارے میں درست بات کو  
کامیاب کرنے کے لیے صریح کرنا۔

صاف فرم: یا تو نزدیکی الجبار (دیکھنا) سے صاف فرم یا تو بھٹی مقابلہ (آمنے سامنے ہونا) سے صاف فرم۔

جز ۱۲

نقل: الاتیان بقول الغير علما هو علیہ حبیب الحق منہ انہ قول الغير  
غیر کے قول کو اسی انداز میں لانا جس پر وہ یہ حق کا اعتبار سے یہ بات ہی ہم کرنا ہے  
نہ وہ۔ غیر کا قول ہے۔

تعلیم نقل: بیان معروف نسبت صاحب الی المقول عند  
جو قول منسوب الیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو اس کی اس نسبت کا معروف بیان کرنا یہ نسبت علیہ  
دعویٰ: سائیکل علی الحکم المحققو اثباتہ بل دلیل انوار الجمارہ بالتبیین۔

وہ چیز جو ایسے حکم پر مشتمل ہو جس کی دلیل کے ساتھ ثابت کرنا یا تنبیہ کے ساتھ ثابت کرنا معروف ہو۔  
توضیح: التوضیح بمعنی المعروف او علیٰ هذا المعبر عن اعنی الفرد الفرد التحقیق المعروف۔  
توضیح یا تو معروف مضمون میں یہ یا معروف کا مضمون صریح میں یعنی معلوم ٹھوس کے لیے ٹھوس فکر۔

دلیل: ایک من القفین للتادی الی جملہ القوی

دو قفوں کا اس طرح کہ ایک سے بڑا کر دے چل کر دے کسی چل کر دے۔

علت: سائیکل علیہ الشیخ فی صاہلیہ او علیٰ وجودہ۔

جملہ کوفتی دینی وجود میں منہاج ہو اور شمس اس کا بڑا معروف ہو اور ہو۔

شامیہ: سائیکل علی خلاہ الدلیل: جو دلیل کے خلاف ہر دلائل کے۔

تقصیر: ارجاع الی دلیل المطلق بقرینہ صحتہ کا شامیہ بدل علی عدم استحقاقہ لا مستدلال بہ۔  
مطلوبہ دلیل کو ماحول کر دینا اور اس میں ایسے شامیہ کا ساتھ دلیل پکارتے ہوئے جو اس بات پر دلالت کرتے کہ دلیل کو



## سوال نمبر ۲

جز ۱۱ ترجمہ عبارت :-

اور معارف دلیل قائم کرنا اس صریح کے خلاف جس پر ہر مقابلہ نہ دلیل قائم کی ہے  
اگر ان دونوں کی دلیلیں مقوی ہوں یا فقہ ان دونوں کی ضرورت عقیدہ پر تو یہ معارف بالقلب اور معارف بالمثل پر قائم  
وگرنہ پس یہ معارف بالشرع ہے۔

مطلوب : یعنی اگر ان کی دلیلیں نہ صورت میں عقیدہ ہوں اور نہ صراحہ میں عقیدہ ہوں۔

جز ۱۲

علم ضائع ہو کر تلافی : علم پر غلبہ کیفیت اور ب اشیاء المطلوب اونی یعنی دلیل مع الخف  
ایسا علم جس سے ذریعہ مطلوب کو ثابت کرنے یا مطلوب کی نفی کرنے یا حقانیت کی دلیل کی نفی کرنے کا کوئی حقہ معلوم ہو  
غرضی : حیثیت الذہن عن الخلق فی الوصول الی المطلوب :

مطلوب کے لئے اپنے مبرا ذہن کو غلبہ سے بچانا

موضوع : الادلة من حیث انہما تثبت المدعی علی الآخر

وہ دلائل جو اس حیثیت سے ہو کہ ان سے دوسرے کے خلاف اپنے مدعی کو ثابت کیا جائے

مرشیدیہ کے صنف : میر سید شریف جرجانی

## سوال نمبر ۳

جز ۱۱ توضیح : اب بوجہ المناظر فلاحہ مناظر و تقفوا اذ حرفة الی علام الخف :

مناظر یعنی علام کی منہ نقض معارف کا جو یہ ہر مقابلہ نہ علام کی طرف متوجہ کرے۔

بحث کے تین اجزاء :

مبادی : مدعی کی تحسین

اوساکی : دلائل

مقاطع : وہ صورتات جن پر بحث ختم ہو جائے

بحث کا طریقہ : مسائل مدعی نہ مفردات کی تلافی اور بحث کی تحسین اور باقی احوال سے بیکر فاضل کا لہجہ



سند صادر ہے: سند ادر مقام میں ہے یا نہیں، ایک دوسرے سے جو اپنے پر راہین جب بھی

سند موجود ہے تو کو مقدمہ کی تفتیش بھی موجود ہے اور جب سند موجود ہے تو کو مقدمہ

مقدمہ کی تفتیش بھی موجود ہے یا نہیں۔ اس کی جب مقدمہ کی تفتیش موجود ہے تو کو سند بھی

موجود ہے اور جب مقدمہ کی تفتیش موجود ہے تو کو سند بھی موجود ہے یا نہیں۔

سند فحش: ان کے تحقق الخ مع ارتفاع من غیر اس۔

مقدمہ کی تفتیش کا ارتفاع ملحق ہے تو کو سند فحش کا ارتفاع بھی ملحق ہے یا نہیں۔

دفعہ اشباہ کے طریقے:



جز (الف):

ترجمہ عبارت:

منع مقومہ معینہ پر دلیل قائم کرنا اس کا نام حنا قفہ اور نقص تفصیلی بھی رکھا جاتا ہے۔ مقومہ کی صداقت دلیل کی قیاسی کوئی چیز نہ رہتی اس کے لئے اس کا الحاق و ہم در کتاب نہ ملے گا۔ اس کی دلیل یہ مقومہ میں دلیل کا اعتبار ہے حالانکہ حاملہ اس کا کیا جز (ب) تشریح: نورانی گائیڈ صفحہ نمبر ۸۷

جز (۱۷)

مقومہ کی طرف: جس پر دلیل کی محنت موقوف ہو۔

اقسام:

۱۔ مقومۃ العلم ۲۔ مقومۃ الکتاب

مقومۃ العلم: مایں قفہ علیہ الشروع فی العلم

جس چیزوں پر علم کا شروع ہو کر نام موقوف ہو۔

مقومۃ الکتاب: کائنۃ من العلم قدرت اسماء المحمود لا یتبارک لہ بما لا یتفاد بہا خیر

علامہ کا یہ نام قبلہ مقومہ سے لیا گیا ہے کیونکہ اس قسم کو مقومہ سے پہلے حاصل ہے

اور وہ مقومہ میں فائزہ دیتا ہے

سوال نمبر ۲

جز الف:

ترجمہ عبارت: صریح وہ شخص ہے جو دلیل یا تہنیک ساتھ کسی قسم کو ثابت کرنے کے

اتنے آپ کو پیش کرتا۔

صریح: وہ شخص ہے کہ اسم فاعل از باب افعال صریح دعویٰ کرنا

جز ب: مصنف نے فقہ حاکم کے بیان سے استدلال کیا:

جو کہ ما بعد ذوی الحقول ہے جبکہ صریح الحقول کے اور منازعہ بھی ذوی الحقول

کے ساتھ ہوتا ہے اس کے مصنف نے صریح کا استعمال کیا۔



حصہ : 2 -

لاشباہ الحکم سے سوال :

ہدی پر پناہ دہی دلیل سے ثابت کرتا ہے مگر تینہ سے نہیں کرتا

بہر حق تینہ کا استعمال درست ہے

جی ہاں : اس کے عبارت معقولہ پر عبارت ہو رہی ہے لاشباہ تملین الحکم بالادلیل اذ بالادلیل اذ التینہ

یہ انفرادی تینہ کا استعمال درست ہے

جز (۱۷)

قیود کا غور کرنا

ہدی کی تفریق میں مصنف نے بالادلیل اذ التینہ کی قیود کا اضافہ کیا

مصنف نے ہدی کی دو قسموں کی تفریق فرمادی ہے، ایک وہ ہدی ہے جو دلیل کا بغیر ثابت کیا جاتا

اور کیا وہ ہدی کا بغیر تینہ سے ثابت کیا جاتا ہے

سوال نمبر ۳

یہ ممکن ہے کہ تینہ پر چٹائی لگا دیا جائے



پرچہ منارہ رشیدی غنہ دہلی  
سوال نمبر ۱

جز: الف:

سوال نمبر ۱ پرچہ ۱۱۱۱۱۱ سوال نمبر ۱ میں گزرا ہوا ہے

جز: ب:

نقل: الاتیان بقول الخیر علی صاحبہ علیہ بحسب المعنی منظر اند قول الخیر  
غیر کا قول کو اسی انداز میں لانا جس پر وہ معنی کا درجہ ہے یہ بات لایا گیا کہ وہ قول کا لفظ ہے  
اقتباس: الاتیان بقول الخیر علی وہ لایا کہ منہ اند قول الخیر لا امر کا لفظ تھا ولا نہایت والا اشارہ  
غیر کا قول کو اس کے تحت پر لانا اس سے یہ لایا کہ یہ غیر کا قول ہے نہ امر کا نہ نہایت نہ اشارہ  
نقل: اور اقتباس میں فرق:

نقل میں غیر کا قول کو لایا گیا کہ اس بات کو لایا کہ اس کا لفظ ہے کہ  
غیر کا قول ہے کہ اقتباس میں غیر کا قول کو نقل کرنا اس بات کا وہ لفظ ہے کہ اس کا لفظ ہے

سوال نمبر ۲

جز: الف:

توضیح حقیقی: حقیقیہ کا تحصیل ضرورت غیر حاصلہ  
جو ذہن میں غیر ضرورت کو حاصل کرنا ہے یہ ہے

مثال: جے کسی کو شکر کا علم نہ ہو اس کا یہ شکر کا تو خفا نہ ہو اور مقتدر

توضیح لغوی: حقیقیہ کا تفسیر ہر لفظ اللفظ

پر شکر کا لفظ کا تفسیر شکر کا لفظ کا ساتھ کرنا

مثال: غنہ کا تفسیر لایا کہ اس کا ساتھ کرنا

جز: ب: دلیل: الحکمہ من الحقیقین للامادی الا الحیول۔ در قیوں کا اس کے لئے یہاں کہ وہ چل کر لکھی نہیں لکھیں

تفسیر: الحکمہ من قیوں لازالہ قواء البرہمی الا الاول۔ وہ جو دو قیوں کے مرتب ہو یہ بھی غیر اولیٰ کہ شکر کا لفظ کا ساتھ کرنا

حرف: دلیل: مسائل تکرار پر دی جاتی ہے، جبکہ تفسیر مسائل پر دی جاتی ہے جو غیر اولیٰ ہوتے

سے اس بات پر دی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۳: الحکمہ مقتضیاً للعلم آخر ما یکن اذا وجہ الحقیقین وجہ الحقیقین وقت وجود۔ اس کا لفظ اور اس کے لئے یہاں کہ وہ چل کر لکھی نہیں لکھیں

مقتضیٰ پایا جانے کو اس کے لئے وقت مقتضیاً بھی جائے



سوال نمبر ۱۶۱

جواب (۱)

درستی کا معنی: میر سید شریف درجی

مستحق نام، شریف

مستحق نام: میر سید شریف درجی

۱۔ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر: ۱۶۱ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر

جواب (۲)

سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر: ۱۶۱ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر

۱۔ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر: ۱۶۱ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر

۱۔ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر: ۱۶۱ سوال نمبر ۱۶۱ میں تحریر



## سورۃ الحجۃ

جز (۱۱)

نقص کا لغوی معنی : توڑنا

اگر کوئی شخص غفلت سے اجمال و دلیل کے تمامہ متنبہ کا بھائی پر بدل علیٰ عموم اس کا حقیقہ لانا مستحسن ہے  
 حالانکہ دلیل کو بالکل کو دینا چاہیے اور اس کے ساتھ دلیل پر کثرت ہوتی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے  
 معلوم کر اس دلیل سے استدلال کا حق نہیں ہے

نقص اجمال، نقص تفصیل میں فرق ہے

نقص اجمال دلیل کے ممکن ہونے کے بعد ہر دلیل کا حصار  
 وار دینا ہے جبکہ نقص تفصیل میں مقدمہ پر دلیل کا دلالت کرنا اور نقص تفصیل کے منہج میں اپنے سے

جز (۱۲)

ضمیمہ کا مؤخرہ دلیلی ہے

اس وقت ہر گاہ جب دعویٰ کرے کہ دعویٰ کا تعلق ہے

دعویٰ کے تعلق کے بعد دلیل طلب کی جائے

ضمیمہ کا تیسرا سے مؤخرہ : جب وہ ایسی شے کا دعویٰ کرے جو یہ بھی ہو

اس وقت ہر گاہ جب سناں کے دعویٰ کے مؤخرہ کی وجہ سے طلب کرے

بعض بد یہی غیر احوال کے خلاف کو دور کرنے کے لیے اپنے ذکر کی جائے جب تک کہ وہی ہو



پہلے منظرہ رشیدیہ صفحہ ۲۱۶

سوال نمبر ۱

جز ۱۱

ترجمہ عبارت: دوسرا وہ ہے جسکو اس نے اپنے قول درمکارہ کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور معیارہ یہی منازعت (جھگڑا کرنا) ہے جو الجوار صواب کے لیے نہیں ہوتا مگر شک وہ صرف قابل کے جو بابر نے کیا ہے بھی نہیں ہوتا جیسا کہ وہ الجوار صواب کے لیے نہیں ہے۔

جز ۱۲

انہ میں غیر کا مرجع معیارہ، غیر کی متحرک لائی ۲۶:

اس لیے کہ مصدر خود التاد

(وہ مصدر جس کا آخر سے تاد ہو) متحرک اور خوش دونوں میں برابر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲

جز ۱۱ ترجمہ عبارت: نہ پایا جائے کہ تین حقیق کو اس کی طرف تعین کرنا ہے بحسب الحقیقت اور اس کی طرف جو

بحسب الاسم یہ تعین الی نفسہ والی غیر ہے۔

اعتراض: حاتین نے تین حقیق کو بحسب الحقیقت اور بحسب الاسم کی طرف تعین کیا ہے یہ تعین صحیح نہیں ہے

کہونہ اس سے تعین الی نفسہ والی غیرہ لازم آتی ہے جو اہل علم کا نزدیک نہیں ہے۔

جواب: غلام یہ کہ تین حقیق کو بحسب الحقیقت اور بحسب الاسم کی طرف تعین کرنے سے تعین الی نفسہ والی غیرہ

لازم نہیں آتی کہونہ موقوف نے تین حقیق سے اس کا مفہوم اعلیٰ مراد لیا ہے۔

جز ۱۲ بحث کی طرف:

سوال نمبر ۳

جواب:

عرف:

حرکت:



یہ ہے

مناظرہ مشہور

سلامت

2017

2/15

جنرل یہ سالانہ بی جی ۱۸۸۵ء سے ۱۹۰۷ء تک جنرل کی طرف سے لکھا گیا۔

جند ۱۲۱ ضلوع کے کتبے میں موجود قیرو کے فرائض

خلقنا الحیثین: انہی قیدیوں کو اس بات کے خوف اور اشارہ کیا کہ تم لوگ ان سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے میرا ایک کامیاب ہے دوسرے کے حکام کے خلاف بغاوت ہے۔

نفسیت :- نسبت محکوم اور محکوم علیہ کا درجہ بیان ہے۔

الحمد لله الذي جعل في قلوبنا من أمرنا

منازلہ، فجادہ، مکالمہ کا درجہ ۱۰۰

منازلہ کے مضامین انگریزی اور عربی کے ساتھ

مجادد کے اس نرد و سرقا قابلِ کمال جو ربِ کریم سے ملتا ہے

مقابلہ کے اندر اس مقابل کو جو بے کرنا مقصود نہیں ہے تاہم محض تکرار اور سینہ زدن کا جو یہ حقائق  
کارکنان کرنا مقصود ہوتا ہے یا زور دہ تکرار دنیا علیٰ کارکنان مقصود ہوتا ہے۔

2/1/2

جز ۱۱۶ یہ ملک مالانہیر جلالہ سورانیہ جز ۱ صیغہ گزیری ہے۔

جز (۱۲) بحث اجزا ۱۱: نین اجزا ۱۱ بیسی

1. مبادی و دعویٰ کی تفہیم

2. اوسناط: درانکلی، ہونہ یہ دعویٰ کہ یحییٰ کرتے ہیں

۳. سقاح : وہ عداوت غور سے جس پر بحث کی جائے اور وہ فہم نہ کر دے مسلمانوں

3/1/2

جنرل رائے سالانہ پریچہ ۱۱۵/۱۵۵ ج ۱ سہ ماہی ۱۹۷۰ء میں گزشتہ چھ ماہ

جنورۃ کتر جمہ عبارت است: اور شاید کہ دفع نرا کہیں دلیل کی اس صورت میں جاری: یوں کہ صغیر نرا ساتھ

ہوتا ہے یا تخلف کو سننے کرنے کے ساتھ دلیل سے یا اس بات کو ظاہر کرنے کے کہ اس صورت میں تخلف کی مثال

کو وہ ہے یا شاید کہ وہ نہ ہو؟

کے ساتھ شاہی دروازے کیا جاتا ہے۔







لہجہ مناورہ رشیدیہ غنی 2018

سوال نمبر 3

جز: الف: ترجمہ عبارت: حدود و خیالات ذوی بی اچھے انفرادیت کو بین زنا یا غیر ذویہ موصوفی کی یہ اقبالی قبولی (حقیقۃً اقبالی) ہو یا حکماً جیسا کہ بارہا خیالات کی صفات:

الحمد میں الف: لا جنس: مستغرافی: عظیم خارجی  
جنس: جنس: حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

استغرافی: تمام حمد میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

عظیم خارجی: پسندیدہ حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

جز: ب: رشیدیہ: شریفی کی شرح ہے۔

عائشہ کا نام، علی، کینت ابوالحسن، لقب زید الرحمن سید شریفی کے ساتھ شریفی ہیں۔

شعار رشیدیہ کا نام (عبد الرحمن) لقب شمس الرحمن، حضرت عمری سقوی کی اولاد سے ہیں۔

سوال نمبر 4

جز: الف: ترجمہ عبارت: دعویٰ وہ چیز ہے جو وہ حقیقہ ہے جو اسے جملہ مشتمل ہے جو دلیل سے ثابت کرنا یا تنبیہ سے بحال کرنا حقود ہے۔

جز: ب: حکماً کے نزدیک دلیل: امر میں حقیقتیں للنادی الا چھوٹی نکالنا

افہولکوں کے نزدیک دلیل: ماحولین التوفیل یعنی الفوفی احوال الی مطلوب خبری

جس کے احوال میں صحیح طور و فکر کرنے سے مطلوب خبری اس کے پختہ ممکن ہے۔

عائشہ کے لایف پر اعتراض اور جواب:

اعتراض: معذرتہ دلیل کا کوئی امر معلوم حقیقتیں کے ساتھ اس لیے اعتراض ہو تا ہے کہ جیت سبب دلائل اسے

ہیں جو وہ سے زائد حقیقتوں سے مرکب ہے کہ سبب آئے تحریری ان کے حاصل نہ ہوگی لہذا یہ قولی جاسم نہیں

جواب: یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ دلیل در حقیقتوں سے مرکب ہو سکتی ہے جو وہ سے زائد ہے جس کی دلیل

جو بلکہ ہر دو سے زائد ہے مرکب ہے یہ وہ حقیقت میں اس کے دلیل نہیں بلکہ متعدد دلائل ہیں جو دلائل

سوال نمبر 5

مسئلہ: دعویٰ یا اس کی دلیل یہ سوال وارد کیا جائے اس حقیقت سے کہ دعویٰ کا نام مسئلہ

رکھا جائے۔



سوال نمبر 1

جنہ (الف) ترجمہ عبارت: سب تو نہیں لادے گئے ہیں مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر کس کا مل کرے گا۔  
 اللہ سبحانہ کی حمد سے استوار فرمائی سب سے (یعنی تمام) (قرآن مجید) کی اقتدار کرنے (اور نما) مخلوق سے  
 بہترین (شخصیت) کی حدیث پر عمل کرنا ایک آج پر اور آپ کا آل پر امت ضرور ہوگا۔  
 سلام پر اور وہ (حدیث پر) ہر وہ ذی علم کام جو خدا پر شروع نہ کیا ہو وہ وہ (وہ) پر کرے گا  
 الحمد للہ (الف) اس اقبال ہے 2019 فنی میں گزری ہے۔

جنہ ب: حمد کے یہ جملہ اس کا نتیجہ ہے: کیونکہ یہ ثبات اور دردم ہے (اللہ) کرتا ہے  
 اگر یہ غلطی آتے وہ خود اور خود سے (اللہ) کرتا ہے جو نہ ہو بارہا  
 ثبات اور دردم ہے اسے اس کا اختیار فرمایا  
 حقوق و حقوق: مانتے ہیں کہ حق انشاء خدا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اس پر اختیار ہے انشاء  
 پس اللہ تعالیٰ سے مانتے ہیں کہ حق حاصل ہے ہر

جو رب: الحمد للہ اللہ میں جہاں غلطی ہے اس کا اختیار ہے انشاء خدا ہے نہ کہ اختیار ہے  
 اللہ: علم لذات الوجود المستقیم: لجميع صفات الکمال  
 اللہ اس وجہ الوجود ذات کا علم ہے جو جميع صفات کا یہ کہ حاجی، مستقیم،

سوال نمبر 2

جنہ (الف) مناظرہ عاشق صادقہ دور تھا ہیں

1 نمبر 2 نمبر

نمبر: لفظ مناظرہ کو فکر سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے  
 کے مسائل ہیں

نمبر: اسے پارہ مانتے ہیں دیکھنا اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے  
 نفس کا مانتے ہیں اس وقت کہ اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے  
 کہ غور و فکر کرنا اس وقت کہ اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے  
 مناظرہ کے لئے اس وقت کہ اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے  
 اس وقت کہ اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے

خاتمہ: ہی مانتے ہیں اس وقت کہ اس سے مانتے ہیں اس بات کا کہ اس وقت کہ دونوں مناظرہ کیا دوسرے